REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) / دس نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۵ احسان ۱۳۴۰ ہش | ۱۵ جون ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۳ جون بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے صبح

کل دوپہر سے رات تک بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل وعاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

افغان حکومت کی جارحانہ کارروائیوں کے خلاف پاکستان کا سخت احتجاج

"جنوب مشرقی ایشیا میں عالمی امن کیلئے کشمیر کا مسئلہ سب سے زیادہ خطرناک ہے" منظور قادر

راولپنڈی ۱۴ جون۔ حکومت پاکستان نے افغان حکومت کو ایک سخت احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اس نے ایسے اقدامات کئے ہیں۔ جو پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائی کے مترادف ہیں۔ اس کا انکشاف وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل پی۔ پی۔ آئی سے ایک انٹرویو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاجی مراسلہ کل کراچی میں افغان سفیر کے حوالے کیا گیا۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ افغان حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کی سرحد اور ڈیورنڈ لائن کی اس جانب جو کچھ کر رہی ہے۔ وہ ہمارے ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی کے مترادف ہے۔ مراسلہ میں افغانستان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ وہ جو اقدامات کر رہی ہے اس کے نتائج کی ذمہ داری . . . . خود اس کے اوپر ہوگی! افغان حکومت وسیع پیمانے پر اپنی فوجیں جمع کر کے پاکستان کی سرحد کو خطرے میں ڈال رہی ہے اور افغان عسکریوں نے باجوڑ میں جو کچھ کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ افغانوں کے ارادے کیا ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ایک تقریر

آج مورخہ ۱۴ جون کو بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت وسطی میں مکرم محمد بشیر صاحب شاد مبلغ مغربی افریقہ "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر مستفید ہوں۔

(صدر دارالرحمت وسطی)

"پاکستان کو پنجسالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے مطلوبہ امداد مل جائے گی"

"میں ذاتی طور پر روس کی امداد پسند نہیں کرتا" (شعیب)

کراچی ۱۴ جون۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کیلئے مطلوبہ امداد مل جائیگی دوست ملکوں اور امدادی اداروں کی آئیندہ کانفرنس واشنگٹن میں اکتوبر یا نومبر میں منعقد ہوگی۔ مسٹر شعیب امدادی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل واشنگٹن سے کراچی واپس پہنچے۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے مسٹر شعیب نے کہا کہ امدادی کانفرنس کی جانب سے جس امداد کی پیشکش کی گئی ہے وہ اس اعتبار سے مایوس کن ہے کہ امداد کا وعدہ پاکستان کو صرف ایک سال ۶۲-۱۹۶۱ء کی جزوی ضروریات کے لئے کیا گیا ہے حالانکہ پاکستان نے دو سال کے لئے امداد کی درخواست کی تھی۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ میں امدادی ملکوں کے رویّہ سے عمومی طور پر اور برطانیہ اور مغربی جرمنی کی امداد کی مقدار سے خاص طور پر غیر مطمئن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بعض ملکوں نے قرض کی جو شرائط پیش کی ہیں وہ بہت سخت ہیں اور برطانیہ نے قرضوں کے لئے سود کی جس شرح کا مطالبہ کیا ہے وہ سب سے زیادہ ہے۔

ایک سوال پر مسٹر شعیب نے کہا کہ امدادی اجلاس میں ۳۲ کروڑ ڈالر کی جس امداد کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ ترقیاتی پروگراموں پر کام شروع کرنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے کہا کہ امداد کے حصول میں ملنے کا ترقیاتی پروگراموں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وزیر خزانہ نے ایک سوال پر کہا کہ مغربی پاکستان کے سیم اور تھور کے انسداد کا عظیم منصوبہ بالآخر دوسرے پنجسالہ منصوبے کا جزو بن جائے گا۔

مسٹر شعیب نے کہا کہ میں پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے روس کی بجائے مغربی ملکوں اور امدادی اداروں سے معاملہ کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ تاہم انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے۔

امریکی افسر جاسوسی کے الزام میں گرفتار

واشنگٹن ۱۴ جون۔ امریکی محکمہ انصاف نے کل ایک اعلان میں بتایا ہے کہ امریکی دفتر خارجہ کے ایک افسر ارون چیمبرز سکاربک کو پولینڈ کو امریکہ کی قومی سلامتی کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سکاربک کی عمر ۴۱ سال ہے۔ اور وہ چار بچوں کا باپ ہے۔ اسے امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں گرفتار کیا گیا ہے۔ امریکہ کے محکمہ جاسوسی نے بتایا ہے کہ سکاربک نے جنوری اور مئی کے درمیان پولینڈ کے ایک جاسوس کو امریکہ کے فوجی راز مہیا کئے تھے۔ سکاربک کی گرفتاری کا اعلان صدر جان کینیڈی کے چھوٹے بھائی رابرٹ کینیڈی نے کیا ہے۔ وہ امریکہ کے اٹارنی جنرل ہیں۔ ان کا عہدہ وزیر انصاف کے عہدے کے برابر ہے۔

سفینۂ حجاج آج کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۱۴ جون۔ حاجیوں کا پہلا جہاز سفینہ حجاج آج کراچی پہنچ رہا ہے۔ اس میں مغربی پاکستان کے ۲۶۹۷ حاجی سوار ہیں۔

جنرل اعظم خاں آج لاہور پہنچیں گے

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں آج ڈھاکہ سے بذریعہ طیارہ لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ مری میں گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد ڈھاکہ واپس جائیں گے گورنروں کی کانفرنس ۱۹ جون کو شروع ہوگی۔

روس سے آئیندہ ہفتے معاہدہ ہو جائیگا

کراچی ۱۴ جون۔ پاکستان اور روس کے ماہروں کے درمیان تیل کی تلاش کے مفصل سمجھوتوں کے متعلق بات چیت کل پھر پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی ہاؤس میں شروع ہوئی۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ معاہدہ جس پر اس ہفتہ دستخط ہونے کی توقع تھی۔ اس پر اب آئیندہ ہفتہ دستخط ہوں گے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کنٹریکٹ کی شرائط کے بارے میں مفصل بات چیت اطمینان بخش رفتار سے جاری ہے۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۴ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۷ اور کم سے کم ۸۲ رہا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ رجون ۶۱ء

انسان فلاح کس طرح پاسکتا ہے

قرآن کریم نے آغاز ہی میں نہایت اختصار سے مگر جچے تلے الفاظ میں اسلام کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ ھدًی للمتقین۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون اولٰٓئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰٓئک ھم المفلحون۔"

ترجمہ:۔ یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے متقیوں کے لئے ہدایت ہے وہ جو کہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں اور وہ جو کہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے اور جو ہم نے تجھ سے پہلے نازل کیا ہے اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں

الغرض اسلام نے انسان کی فلاح کے لئے قرآن کریم میں جو ہدایات دی ہیں ان کا مختصر نقشہ یا یوں کہیئے کہ اس کے بنیادی اصول اوپر کی آیات مقدسہ میں بیان فرما دئے ہیں۔

اول یہ کہ غیب پر ایمان ہو۔ یعنی زندگی کے اس پہلو پر ایمان لایا جائے جس کو ہمارے ظاہر حواس محسوس نہیں کر سکتے مگر جن کے اثرات ہماری زندگی پر مترتب ہوتے ہیں اور جس کا مرکز اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ اس میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو انسان کی روحانی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں مگر جن کا ثبوت انسان مادی زندگی کی اصطلاحات میں نہیں دے سکتا۔ البتہ ان کا اثر زندگی میں نمایاں ہوتا ہے اور اس ایمان بالغیب کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور جو رزق وہ اللہ تعالےٰ کے مقررکردہ قوانین سے اور جن کو اللہ تعالیٰ ہی نے مہیا کیا ہے وہ کماتا ہے۔ ان کو باحسن طریق خرچ کرے جس میں اس کے اپنے نفس اور تمام متعلقین اور بنی نوع انسان کی فلاح مضمر ہے۔ یہاں الصلوٰۃ کا لفظ نہایت وسیع المعنی ہے اس میں تمام وہ چیزیں آجاتی ہیں جو غائب خدا تعالیٰ پر ایمان لانے ایمان کو مضبوط کرنے اور ان کا اطلاق اپنی زندگی کے ہر عمل پر کرنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ تزکیہ نفس اسی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی جتنی قسم کی عبادات ہیں جن کی تفصیل قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ سب اسی پہلو سے متعلق ہیں دراصل ایمان بالغیب کے ساتھ عبادات کا مقام ہے اس کے ساتھ ہی حلال روزی کمانا اور اس کا صحیح استعمال کرنا آتا ہے۔ صحیح استعمال کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ رزق حلال کو اس طرح خرچ کیا جائے کہ جو ایمان بالغیب اور عبادات کے ساتھ میل کھاتا ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہماری زندگی کا ہر فعل جو ہم مادی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بجا لاتے ہیں۔ تقویٰ اللہ کے زیر اثر ہونا چاہیئے کمانے اور خرچ کرنے میں کوئی دھوکہ فریب یا تعلّی وغیرہ کا دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ دنیا کے تمام کام تجارت ملازمت۔ درس تدریس۔ سائنس اور دیگر دنیوی علوم کا حصول۔ انسانی عقل سے دنیوی زندگی کے سہولت کے سامان مہیا کرنا سب کچھ اس میں آتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم فلاح حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی کے تمام کاروبار پر صبغۃ اللہ پھیر دو۔ ہر کام تقویٰ اللہ کے پیش نظر کرو۔ خواہ تم زمین پر رینگو یا آسمانی فضا میں پرواز کرو جہاں بھی ہو جو کچھ تم اپنی اور اپنی نوع بلکہ جانداروں کی زندگی کی حفاظت اور اس کے قیام کے لئے کرتے ہو ان سب پر ایمان بالغیب اور عبادات کا رنگ ہونا چاہیئے۔ یہی تقویٰ اللہ ہے۔

دوسرے درجہ پر جو چیز انسانی فلاح کے لئے ضروری ہے وہ ایمان بالرسالت ہے حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالرسالت ایمان بالغیب اور عبادات اور اعمال صالح کے حصول اور ان کے قیام کا ایک نہایت روشن ذریعہ ہے کیونکہ ایمان بالرسالت کے بغیر ایمان بالغیب کا وہ درجہ حاصل نہیں ہوسکتا جس کے نتیجہ میں انسانی فلاح کی غرض سے جو عبادات اور اعمال صالح بجا لائے جاتے ہیں اپنی تکمیل کر سکیں رسالت ہی دراصل غیب اور ظاہر کے درمیان رشتہ قائم کرتی ہے جب تک ہمارا غیب پر ایمان محکم نہ ہو اس وقت تک نہ تو ہم عبادات اور نہ نیک اعمال کما حقہ بجا لا سکتے ہیں اور نہ ان میں تقوےٰ پیدا کر سکتے ہیں۔ رسالت ہی سے غیب کے مرکزی وجود کا بہترین ثبوت ہم کو حاصل ہوتا ہے ایسا ثبوت جس سے سوائے دہریہ کے انکار ناممکن ہے۔

تیسری چیز جو ہماری فلاح کے لئے ضروری ہے اور جو تقوےٰ کا تقاضا ہے وہ آخرت پر یقین ہے۔ آخرت کا لفظ بھی یہاں نہایت وسیع المعنی ہے اس میں تمام وہ واقعات شامل ہیں جو آئندہ ظہور پذیر ہونے والے ہیں اور جو ہمارے اعمال کے نتائج پر مشتمل ہیں اور جن کا اثر ہمارے اعمال پر پڑے گا۔ قیامت کے دن ہمارے اعمال کا جو حساب ہونا ہے اور جو جزا سزا ہم کو اس روز ملنی ہے وہ بھی اس میں شامل ہے اور بے یقینی اور بد اعمالی کے جو نتائج اس ورلی دنیا میں نکلنے والے ہیں۔ جن کی ابھی ہم کو خبر نہیں اور آئندہ جس طریق سے فلاح کا الٰہی پروگرام چلنے والا ہے یہ سب باتیں ایقان بالآخرت میں آجاتی ہیں۔

الغرض قرآن کریم ان لوگوں کے لئے ہدایت دیتا ہے جو متقی ہیں اور جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں جو عبادات اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں جو رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو معاد پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح حاصل کرتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک چیز اپنی جگہ نہایت اہم ہے۔ یہ انسانی فلاح کی دراصل کڑیاں ہیں اگر ان میں سے کوئی کڑی کم ہو تو انسانی فلاح کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ یہی دین اسلام ہے جب تک یہ تمام چیزیں پوری نہ ہوں اس وقت تک ہم ہدایت پر نہیں ہوسکتے اور نہ زندگی کی فلاح پاسکتے ہیں مثلاً ایک آدمی بظاہر خواہ کتنے ہی نیک اعمال بجا لائے اگر اس کو ایمان بالغیب حاصل نہیں اگر اس کو ایمان بالرسالت حاصل نہیں اور وہ آخرت پر یقین نہیں رکھتا تو اس کے نیک اعمال ایسے درخت کی مانند ہیں جس کی جڑ زمین میں مضبوط نہ ہو جس کو مخالف ہوا کا ذرا سا جھونکا ہر وقت گرا سکتا ہے۔ اسی طرح بغیر عبادات۔ نیک اعمال اور ایمان بالرسالت اور آخرت پر یقین کے ایمان بالغیب محکم نہیں ہوسکتا۔ الغرض ان تمام باتوں میں سے اگر ایک چیز بھی کم کر دی جائے تو باقی تمام ڈھانچہ بھی گر جاتا ہے۔

آج مادہ پرست اقوام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بڑی بڑی تجاویز سوچنے میں مصروف ہیں۔ کہیں تباہ کن اسلحہ پر پابندی لگانے کے لئے مجالس قائم کی جاتی ہیں اور کہیں اخلاقی اقدار کو از سر نو زندہ کرنے کی تجاویز پیش کی جاتی ہیں کہیں کہیں مذہب کے احیاء کی آواز بھی بلند ہوتی ہے مگر یہ سب باتیں ہیچ ہیں جب تک "روحانیت" کا اس طرح احیاء نہ ہو جس طرح اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وحدت باری تعالےٰ اور رسالت پر ایمان اور آخرت پر یقین۔ جب تک یہ تینوں چیزیں اکھٹی نہ ہوں اور جب تک اس طریق سے دلوں پر تقوےٰ کا رنگ غالب نہ ہو یہ تمام کوششیں ادھوری اور نکمی ہیں ان کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوسکتا۔

تحریک احمدیت اسی غرض سے برپا کی گئی ہے کہ یورپ اسلام کو تمام دنیا پر مسلط کیا جائے اور اسلامی روحانیت کا جھنڈا ہر دل میں نصب کیا جائے صرف اسی طرح دنیا

مسیحائے زماں کی آواز

آوازِ مسیحائے زماں آ تو رہی ہے
گلبانگِ مزامیرِ جہاں آ تو رہی ہے

بدلا تو ہے بیمار نے صحت کی طرف رُخ
کمزور میں کچھ تاب و تواں آ تو رہی ہے

اعجازِ مسیحا جو نہیں ہے تو یہ کیا ہے
پھر مُردۂ صد سالہ میں جاں آ تو رہی ہے

مُنہ زور ہے گر اشہبِ تہذیب تو کیا خوف
پھر دیں کے ہاتھوں میں عناں آ تو رہی ہے

ہے اللہ اکبر میں وہی سوزِ بلالی
پھر مسجدِ اقصےٰ سے اذاں آ تو رہی ہے

جس لَے سے تڑپ جاتا ہے شعلہ سا فضا میں
تنویر وہ لَے تا بزباں آ تو رہی ہے۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

تسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

قیامت کے معنے

ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا یوم القیامۃ۔ یوم الدین اور یوم الآخر ان تینوں کے معنے قیامت کے ہی ہیں؟ حضور نے فرمایا

قیامت کا لفظ

قرآن کریم میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بہائی فرقہ کے لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی مثالیں دی تھیں کہ آنکھ بیٹھ گئی کے معنے یہ نہیں ہوتے کہ آنکھ گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئی یا دل بیٹھنے کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ دل آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا بیٹھنے کے معنی ہم جب بھی کریں گے۔ اس کے ساتھ والے الفاظ کی مناسبت سے کریں گے یہ صحیح ہے کہ قیامت کا لفظ کئی معنوں پر استعمال ہوا ہے۔ ہم خود بعض پیشگوئیاں جن میں قیامت کا لفظ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کرتے ہیں۔ اور بعض پیشگوئیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی پوری ہو گئی تھیں حالانکہ ان میں قیامت کا لفظ موجود تھا۔ بہائیوں کا یہ کہنا کہ

قیامت کے معنے

جو مسلمان کرتے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ اس کا بار ثبوت ان کے ذمہ ہے۔ خالی منہ سے کہہ دینے سے کیا بنتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنا بک علیٰ ھؤلاء شھیدا۔

اب اس کو وہ کونسی قیامت پر چسپاں کریں گے بات یہ ہے کہ وہ لوگ جھوٹ بول کر اسے منوانے کی کوشش کرتے ہیں جیسے ہٹلر کہتا تھا کہ جھوٹ بولو اور اس کو اتنا دوہراؤ کہ لوگ مان جائیں۔ ہم نے بہائیوں سے بارہا کہا ہے کہ تم نے جو قرآن کریم کو منسوخ قرار دیا ہے۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی ایسا ثبوت بھی ہے کہ تم جو تعلیم پیش کر رہے ہو۔ وہ قرآن کریم کی تعلیم سے افضل ہے۔ اب تک تو قرآن کریم کی کوئی تعلیم غلط یا ناقابل عمل ثابت نہیں ہوئی۔ اگر بہائی اس کو درست نہیں سمجھتے۔ تو وہ ثابت کریں کہ فلاں تعلیم جو اس زمانہ میں ضروری تھی۔ وہ قرآن کریم میں نہیں ہے اور بہاء اللہ نے پیش کی ہے۔ یا بہاء اللہ کی تعلیم قرآن کریم سے افضل ہے۔ ان باتوں کو ثابت کریں تو بات بھی ہے۔ ورنہ محض ڈھکوسلوں کی طرف جانا انسان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ

قرآن کریم کی تعلیم

سے بہاء اللہ کی تعلیم کا مقابلہ کر لیں۔ اگلے زمانہ میں پھر دیکھا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ اس وقت بھی ان کے مقابلہ کے لئے کوئی اور آدمی پیدا کر دے گا۔ کسی آدمی کے ہاتھ میں موتی دیکھ کر یہ کہنا کہ اسے پھینک دو۔ کیونکہ اس سے بڑے بڑے موتی بھی سمندر میں ہوتے ہیں ایک لغو سی بات ہے۔ جب تک کہ بڑا موتی پیش نہ کیا جائے۔ ہمیں اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ ہاتھ والا موتی پھینک دو۔ اس سے اچھے موتی بھی موجود ہیں تو ہم کہیں گے کہ تم پہلے ہمیں دکھاؤ تو سہی۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا

ہم ابھی مقابلہ کر کے دیکھ لیتے ہیں کہ تمہارے پاس اس سے اچھی چیز ہے یا ادنیٰ۔ جب قرآن کریم بھی موجود ہے اور بہائیوں کی کتاب بھی موجود ہے۔ تو ان دونوں کا آپس میں مقابلہ کر لو۔ یونہی کہہ دینا کہ قرآن کریم کی تعلیم منسوخ ہو چکی ہے۔ ایک بے معنی سی بات ہے۔ قرآن کریم کے اندر ہزاروں ہزار

اخلاقیات کی بحثیں

ہیں جن کو عقل تسلیم کرتی ہے۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کو عقل تسلیم کرتی ہے۔ اور دوسری چیزوں کو لے لیں۔ جن کو عقل دور سے دھکے دیتی ہے ہم تورات کے مقابلہ میں یہی چیلنج دیتے ہیں کہ تورات سے کوئی ایسی چیز پیش کرو۔ جو قرآن کریم میں نہیں ہے۔ ہم یقیناً دکھا سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں بعض ایسی تعلیمات ہیں جو تورات سے افضل ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں جن کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔ اور وہ تورات میں نہیں پائی جاتیں۔ یہی دلیل جو ہم قرآن کریم کے افضل ہونے کی تورات کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے

کہ قرآن کریم چونکہ آخری کتاب ہے اس لئے اس کے ماننے والوں اور مخالفین کے درمیان ہمیشہ یہ بحث ہوتی تھی۔ کہ کیا یہ تعلیم منسوخ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر ایسے مضامین رکھ دیئے ہیں۔ اور ایسی زبان میں اس کو نازل فرمایا ہے۔ کہ اس کے معنے مؤید من اللہ انسان ہی کر سکتا ہے۔ عوام اس کے معارف کی تہ تک نہیں پہونچ سکتے۔ اور نہ اس کی باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ گویا اس کے معنوں کو کوئی چرا نہیں سکتا۔ پرانی تفسیروں کے مقابلہ میں تو بہاء اللہ نے بعض بحثیں کیں۔ اور کئی باتیں قرآن کریم کی چرا لیں۔ مگر ہم نے جو قرآنی معارف بیان کئے ہیں۔ وہ انہیں چرانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہی بہائی جو دوسروں کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔ ہمارے سامنے آنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

اس کی وجہ صرف یہی ہے

کہ ہم ظنیات کی طرف نہیں جاتے بلکہ حقائق پیش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم کے سات بطن ہیں۔ اس لئے قرآن کریم کی باریکیاں صرف وہی لوگ نکال سکتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ خود تائید کرتا ہو۔ جس طرح زمین کے اندر مخفی خزانوں کو اس کام کے ماہر ہی نکال سکتے ہیں جو ماہرین فن نہ ہوں ہزار ہاتھ پاؤں ماریں۔ ان خزائن تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسی طرح قرآن کریم کے معانی اور وسیع مطالب کو سمجھنے کے لئے بھی ایسے دماغ کی ضرورت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے عوام پر خصوصیت بخشی ہو۔ ہزاروں سالوں سے لوگ زمین کے متعلق لڑتے جھگڑتے آرہے تھے کہ یہ زمین میری ہے اور وہ اس کی ہے۔ مگر کسی معلوم نہ تھا کہ زمین کے نیچے تیل بھی ہوتا ہے۔ جب ماہرین نے اسکو معلوم کیا۔ تب لوگوں کو پتہ چلا کہ زمین کی تہ کے نیچے پانی کے علاوہ بھی کوئی چیز موجود ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مخفی خزانے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آستانہ الٰہی پر ہر وقت جھکے رہو اور نمازوں کو سنوار کر پڑھو

ضلع سیالکوٹ کے ایک نمبردار نے بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو صدقہ وخیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو۔ کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا۔ وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے۔ تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شامل حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے۔ کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں۔ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے:-

یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا

جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں۔ تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچائے اور ہدایت کی توفیق دے۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

غانا سے گنی تک

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ مشنوں کی تبلیغی مساعی کا جائزہ

گنی کے علاقہ کے مختصر حالات

(از مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ گنی - بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

بو میں ہمارا سکول، کالج اور ہوسٹل بھی ہے کالج کے پرنسپل تو شیخ صاحب موصوف ہیں - مکرم سمیع اللہ سیال صاحب ایم اے بھی کالج میں کام کرتے ہیں - کالج اور سکول کے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی یہی ہیں - مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کے ساتھ یہ اصحاب بہت اچھا کام کر رہے ہیں - اس مشن کو یہ فخر بھی حاصل ہے جو ابھی کسی دوسرے مشن کو حاصل نہیں اور وہ یہ کہ یہاں احمدیہ فری ڈسپنسری (خیراتی دواخانہ) بھی ہے جس کے انچارج مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب ہیں سینکڑوں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

چھ روز کے قیام کے بعد یہاں سے واپس فری ٹاؤن آیا تا کہ یہاں سے گنی کے لئے روانہ ہو جاؤں - جب فری ٹاؤن پہنچا اور تیسرے روز ٹکٹ وغیرہ خرید کر میں اور مولوی محمد صدیق صاحب شاہد واپس مشن ہاؤس آ رہے تھے کہ راستہ میں ہم ایک دکان پر دو منٹ کے لئے ٹھہرے - رکھتے اپنا چمڑے کا بستہ ...... جس میں میرا پاسپورٹ - ہوائی جہاز کا ٹکٹ - گنی کا ویزا - انیس پونڈ کے (Travellers cheques) ٹیکو ٹیکے سرٹیفیکیٹ اور بعض ضروری کاغذات تھے دکاندار کی میز پر رکھا - ایک منٹ کے اندر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بستہ غائب ہے - ادھر ادھر دیکھا دکان میں کئی اور افریقن گاہک بھی کھڑے تھے کسی سے کچھ علم نہ ہو سکا - لے جانے والا لے گیا اب کیا ہو سکتا تھا - اسی وقت قریب کے پولیس سٹیشن - امیگریشن آفس اور بنک کو رپورٹ کر دی گئی - ہوائی جہاز کی سیٹ کینسل کرا دی گئی بہرحال ان چیزوں کا یکلخت چوری ہو جانا معمولی صدمہ نہ تھا - عجیب پریشانی کا عالم تھا۔

چونکہ میرا پاسپورٹ برٹش تھا اور اس کا ریکارڈ امیگریشن میں تھا اس لئے عارضی پاسپورٹ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بن گیا - مگر ٹیکوں کے سرٹیفکیٹ اور گنی کے ویزا کا حصول ذرا مشکل کام تھا - میرا ارادہ تو یہ تھا کہ رمضان کے مہینہ میں ہی گنی پہنچ جاؤں اور عید گنی میں ہی کروں مگر خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا - تین روز بے حد پریشانی اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے گذرے - چوتھے روز صبح آٹھ بجے پولیس سٹیشن کا انچارج خود مشن ہاؤس میں آیا اور اس نے بتایا کہ آپ کا چمڑے کا بستہ مل گیا ہے اور اس میں تمام چیزیں صحیح سالم معلوم ہوتی ہیں - اس نے بتایا کہ آج صبح پولیس کا خاکروب جب کوڑا پھینکنے کے لئے روڑی پر گیا تو یہ بستہ وہاں پڑا پایا اور اٹھا کر وہ پولیس سٹیشن لے آیا ہم اسی وقت پولیس اسٹیشن گئے تو واقعی بستہ مع تمام مذکورہ اشیاء کے بالکل صحیح سالم تھا کوئی کاغذ بھی ضائع نہ ہوا تھا اور ہر ایک کی زبان پر تھا کہ اس بستہ کا ملنا ایک معجزہ تھا فالحمد للہ علیٰ ذالک

عید الفطر میں دو دن باقی تھے اس لئے فیصلہ یہی ہوا کہ اب عید فری ٹاؤن میں جماعت کے ساتھ کر کے دوسرے روز گنی کا سفر اختیار کیا جائے - مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے رمضان میں روزہ رکھ کر خاکسار کی ان روزہ مصیبت میں مختلف امور کی انجام دہی میں جس طرح جانفشانی سے ہاتھ بٹایا وہ بے حد قابل قدر تھا فجزاہ اللہ تعالیٰ - اسی طرح جماعت احمدیہ فری ٹاؤن نے بھی باقاعدہ اجتماعی اور انفرادی دعاؤں اور ہمدردانہ رویہ سے میری مدد کی فجزاھم اللہ تعالیٰ

عید میں نے فری ٹاؤن میں ہی جماعت کے ساتھ اور مولوی صاحب موصوف کی اقتداء میں ادا کی - فری ٹاؤن میں عید کے دن کی پہلی رات بڑی شان سے منائی گئی - کسی اور جگہ میں نے ایسا نہیں دیکھا - عید کا چاند دیکھنے کے بعد مسلمان ایک جلوس کی تیاری کرتے ہیں شہر کے مختلف حلقے اپنا اپنا جلوس تیار کرتے ہیں - جلوس کے آگے آگے رنگ دار کاغذوں کے مختلف نمونے (Models) شیشوں کے تعزیہ کی طرز پر بنائے ہوتے ہیں - تیس چالیس فٹ لمبے خوبصورت ڈھانچے جن میں روشنی کا انتظام ہوتا ہے - کئی آدمی اس میں بیٹھے ہوتے ہیں - جلوس میں چلانے کے لئے کئی کئی پہیے اس ماڈل کے نیچے لگائے ہوتے اور کئی آدمی اسے دھکیل رہے ہوتے ہیں - عام طور پر یہ سمندری جہاز کے نمونے ہوتے ہیں - یہ جلوس دو تین گھنٹے جاری رہتا ہے اور اس کو معمولی حیثیت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے باقاعدہ انتظامات ہوتے ہیں - ٹریفک روک دیا جاتا ہے - گورنر اور وزراء ایک خاص چوک میں بیٹھ کر اس جلوس کا نظارہ کرتے ہیں - پھر ان ماڈلز کی کاریگری کی نسبت سے ایک بورڈ اول دوم - سوئم آنے والوں کا اعلان کرتا ہے اور ان کو باقاعدہ انعام دیا جاتا ہے - ہر حلقے کے جلوس کے آگے آگے مرد اور عورتیں گانے اور رقص کرتے ہوئے آتے ہیں اور عید کے تہوار کا یہی حصہ اہم سمجھا جاتا ہے - مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کے ساتھ میں بھی جلوس دیکھنے گیا

عید کے دوسرے روز گیارہ بجے فری ٹاؤن کے ہوائی اڈہ سے پرواز کر کے ہمارا ہوائی جہاز آدھ گھنٹے کے بعد کوناکری پہنچ گیا یہ شہر گنی کا دارالحکومت بھی ہے اور بندرگاہ بھی - یہاں پر ایک ہوٹل میں میرا قیام ہے - کوناکری قریباً پانچ مربع میل کا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے - ایک طرف سے ایک فرلانگ چوڑا راستہ اندرون ملک جاتا ہے - جزیرہ ہونے کی وجہ سے چونکہ بڑھنے کی استعداد اس شہر میں نہیں رہی اس لئے مکانوں کی بے حد قلت ہے -

گنی کا ملک ۱۸۹۰ء سے فرانسیسیوں کے قبضہ میں تھا - اور ۱۹۵۸ء کے آخر میں انہوں نے اس ملک کو آزاد کر دیا اور اب یہاں ریپبلک حکومت ہے - اس ملک کا رقبہ ڈیڑھ لاکھ مربع میل سے کچھ زیادہ ہے مگر لمبائی میں اس طرح پھیلا ہوا ہے کہ اس کے ساتھ سیرالیون - لائبیریا - آئی وری کوسٹ - فرنچ سوڈان اور پرتگیزی گنی وغیرہ کی سرحدیں ملتی ہیں اس کی آبادی تیس لاکھ سے کچھ اوپر ہے اور مسلمان ۸۵ فیصدی کی اکثریت میں ہیں اور قریباً تمام کے تمام مالکی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں - مگر اسلام تو صرف نام کا ہی ہے - ملک میں آٹھ دس زبانیں بولی جاتی ہیں - دفتری اور تعلیمی زبان فرانسیسی ہے شہروں کی تجارت عام طور پر لبنانی لوگوں کے ہاتھ میں ہے - ویسے چونکہ آزادی کے بعد یہاں کی حکومت نے اکثر چیزوں کو nationalized کر دیا ہے - اس لئے درآمد اور برآمد کا کام بلاواسطہ حکومت کے ہاتھ میں ہے - حکومت کے کئی اپنے سٹورز ہیں جہاں سے دوسرے تجار کو مال دیا جاتا ہے - اب دو تین ماہ سے حکومت گنی نے بعض رذعفتی کو import لائسنس دئے ....

پابندیوں کے ساتھ دینے شروع کئے ہیں۔

یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے مگر گرمی شدید نہیں ہوتی - سال میں چھ ماہ بارشیں ہوتی ہیں - ملک کی اہم پیداوار چاول ہے اور یہی یہاں کی تمام خوراک ہے بعض علاقوں میں شکر قندی کی بعض اقسام اور کیلا غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے - عام طور پر آم - کیلا - مالٹا - سنگترہ اور انناس کثرت سے پیدا ہوتا ہے معدنیات بھی پائی جاتی ہیں - سونا اور ہیرا بھی نکلتا ہے - مگر بہت زیادہ مقدار میں نہیں - المونیم کی کانیں بھی ہیں اور یہ چار لاکھ ٹن سے زیادہ سالانہ نکلتا ہے

ملک میں تعلیم کی بہت کمی ہے یہاں کی حکومت روس کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے ہر چیز کو نیشنلائز کر رہی ہے اس لئے اس ملک میں کوئی بھی پرائیویٹ اخبار یا رسالہ نہیں ملک میں ایک ہی اخبار ہے جس کو حکومت خود شائع کرتی ہے - زیادہ باہر کے کمیونسٹ ملکوں کے اخبارات یہاں آ کر فروخت ہوتے ہیں - یہاں کا اخبار بھی اتنا مہنگا ہے کہ غرباء تو اس کو خرید بھی نہیں سکتے - الفضل سے کچھ ہی بڑے سائز کے چھ صفحات کے اخبار کی قیمت ۲۵ فرانک یعنی پورے آٹھ آنے ہے - تبلیغ کرنے کی اس ملک میں تمام اجازت نہیں ہے - دراصل جہاں جہاں فرانسیسی حکومت رہی ہے وہاں مذہبی آزادی کا تصور کچھ اور ہی طریق سے پیش کیا گیا ہے - لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی بڑی تعریف کی ہے - لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انگریز اس لحاظ سے یقیناً قابل تعریف ہے کہ جہاں جہاں انہوں نے حکومت کی ہے اپنی طرف سے آزادی ضمیر اور آزادی مذہب اور

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم منظور احمد صاحب ساکن چک ۲۰۳ ضلع لائلپور نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ وہ وہاں ایک ماہ سے بیمار ہیں اور پریشان ہیں اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (عبدالرحمٰن پرائیویٹ سیکرٹری)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ تقریباً دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں - احباب جماعت اور درویشان کی خدمت میں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ظفر اللہ خان درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ)

(۳) میرا نواسہ عزیز محمد احمل کچھ دنوں سے بیمار ہے - بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ خداوند کریم بچے کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے - آمین

مسز چغتائی رحمان پورہ

اچھرہ لاہور

الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تربیتی کلاس اور اُس کا پاکیزہ ماحول

دینی کورس کی تکمیل پر تحریری و زبانی امتحانات، علمی اور ورزشی مقابلے۔ تقسیم انعامات کی تقریب

(۲)

علمی اور ورزشی مقابلہ جات

تربیتی کلاس کا نصاب اور دوسرا تعلیمی و تربیتی پروگرام ۱۹ مئی کو مکمل ہو گیا تھا۔ اس کے بعد باقی دو دن یعنی ۲۰ اور ۲۱ مئی کو تحریری و زبانی امتحانات نیز تلاوتِ قرآن مجید، حفظِ قرآن مجید، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظم خوانی اور دینی معلومات کے مقابلہ جات ہوئے علاوہ ازیں متعدد ورزشی کھیلیں ہوئیں اور درمیانی وقفوں میں اہم تاریخی مقامات کی سیر کرانے کا اہتمام کیا گیا۔ دینی نصاب کے تحریری و زبانی امتحانات میں جو ۱۹ مئی کو نماز جمعہ کے بعد ہوئے۔ کلاس کے ۲۰ طلباء کے علاوہ بعض اور خدام بھی جنہوں نے اپنے طور پر کورس پڑھا تھا شریک ہوئے۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ ۲۵ خدام ان امتحانات میں کامیاب قرار پائے ۲۰ مئی کی شام کو طلبہ نے متعدد کھیلوں میں حصہ لیا۔ ان میں کبڈی۔ کلائی پکڑنا ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ پیغام رسانی اور مرغ لڑائی کے مقابلے شامل تھے۔

۲۰ مئی کی صبح کو کلاس میں شامل جملہ طلبہ کو پشاور شہر اور اس کے اہم تاریخی مقامات کی سیر کرائی گئی اور ۲۱ مئی کو صبح ۷ بجے سے ایک بجے دوپہر تک طلبہ کو ایک بس کے ذریعہ ورسک بند نیز جمرود سے طورخم تک خیبر ایجنسی کا علاقہ دکھایا گیا۔ اس میں جمرود لنڈی کوتل اور طورخم کے مقام پر پاکستان اور افغانستان کی سرحد کی سیر بھی شامل تھی جو نہایت درجہ خوشگوار اور پر لطف ہونے کے علاوہ ازدیادِ علم کا موجب ثابت ہوئی۔

تقسیم انعامات کی تقریب

خیبر ایجنسی کی سیر سے واپسی کے بعد مورخہ ۲۱ مئی کو نماز عصر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تربیتی کلاس کے امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو اسناد عطا فرمائیں نیز جنہوں نے ان امتحانات اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کیا تھا انہیں فرداً فرداً مقررہ انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں آپ نے کلاس میں شرکت کرنے والے طلبہ اور دیگر خدام سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا کہ اب پشاور کی مجلس ترقی کر رہی ہے آپ نے فرمایا چند سال پیشتر تک مجلس پشاور کا بہت کم ذکر سننے میں آتا تھا۔ لیکن ایک سال سے اب نہ صرف یہ کہ یہ مجلس خاصی مشہور ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ نوجوانوں کی تربیت اور رفاہ عامہ کے ایسے کام کر رہی ہے جو زندہ قوموں کی علامت ہوا کرتے ہیں۔ آپ نے مجلس پشاور کو اس بیداری فرض شناسی اور فعالیت کے بڑھتے ہوئے احساس پر مبارکباد دی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ صاحب نے خدام کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں آپ لوگوں نے گزشتہ سالوں کی نسبت خاصی ترقی کی ہے لیکن یہ ترقی ابتدائی قدم کی حیثیت رکھتی ہے آپ لوگوں کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ترقی کی کوئی آخری منزل یا انتہا نہیں ہوتی۔ مومن ہر آن نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کبھی سستانے کا نام نہیں لیتا اور نہ کبھی اس مغالطہ کا شکار ہوتا ہے کہ جتنی ترقی کرنا تھی وہ اس نے کر لی ہے۔ وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور کسی منزل کو بھی خواہ وہ کتنی ہی بڑی اور اہم کیوں نہ ہو آخری منزل نہیں سمجھتا آپ نے ترقی کے اس انتہائی اہم گر کو قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں مزید واضح کرتے ہوئے خدام کو نصیحت کی کہ جہاں وہ نیکی اور تقویٰ طہارت کے لحاظ سے اپنے آپ کو حسین سے حسین تر بنانے کی کوشش کریں وہاں وہ اپنے ماحول کو بھی حسین بنانے سے غافل نہ ہوں آپ نے فرمایا خدا کرے جس طرح پشاور ظاہری طور پر ایک مرکز کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح باطنی اور روحانی طور پر بھی اسے ایک مرکزی مقام کی حیثیت حاصل ہو جائے۔ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جس طرح ذرا سی جاگ سارے دودھ کو اس حد تک متاثر کرتی ہے کہ وہ دہی کی شکل میں جم جاتا ہے۔ اسی طرح آپ لوگ اپنی زندگیوں میں اسلام اور احمدیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کریں کہ آپ لوگوں کے وجود اس سارے علاقے کے حق میں جاگ کا کام دے سکیں۔ جس سے متاثر ہو کر یہ سارا علاقہ اسلام کی ارفع و اعلیٰ تعلیم کا ایک نمونہ بن جائے۔

مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس پُر اثر خطاب کے بعد مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اگرچہ تربیتی کلاس ختم ہو گئی ہے لیکن ان کا اصل کام اب شروع ہو رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ تربیتی کلاس میں انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے اسے زندگی کے دستور عمل کے طور پر اپنائیں اور اپنے اپنے حلقے میں بیداری پیدا کر کے دوسرے خدام کو بھی تلقین کریں کہ وہ اسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں دین کا خدمت گزار بنائیں۔

آخر میں مکرم قائد صاحب نے جملہ انصار اور خدام کا جنہوں نے تربیتی کلاس کو کامیاب بنانے میں مجلس کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا نیز باہر سے تشریف لانے والے بزرگان اور مرکزی عہدیداروں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مکرم قائد صاحب کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تربیتی کلاس نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس کلاس کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ اس میں حسنِ انتظام کے اعلیٰ درجہ کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کلاس کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی تھی یہی وجہ ہے دینی علوم کی تحصیل میں طلبہ کا ذوق و شوق دن بدن فزوں سے فزوں تر ہوتا گیا۔ اور کورس کی تکمیل پر امتحانات میں انہوں نے خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تربیتی کلاس کو کامیاب بنانے اور اس کے جملہ انتظامات کو حسن و خوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مقامی مجلس کے خدام نے نہایت ذوق و شوق اور محنت کے ساتھ دن رات کام کیا اور اس طرح حسن کارکردگی کا بہت اچھا نمونہ پیش کر دکھایا ان میں سے محمد حسین صاحب تشنہ معتمد مجلس مقامی و سیکرٹری سب کمیٹی تربیتی کلاس، عبدالحق صاحب ناظم تحریک جدید، نصیر احمد صاحب ناظم تعلیم، محمد رشید صاحب زعیم حلقہ وسطی اور حبیب الرحمٰن صاحب حلقہ شمالی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح پشاور کے مقامی احباب نے مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور باہر سے تشریف لانے والے دیگر مہمانوں کے اعزاز میں بکثرت ملاقاتوں اور دیگر تقاریب کا اہتمام کیا۔ اس طرح باہمی مودت و اخوت اور مہمان نوازی و اکرام ضیف کا بہت شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ کلاس کے اختتام پر مجلس مقامی کی طرف سے بھی وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم خان عبدالسلام خان صاحب نے مہمانوں کے قیام اور رہائش کے سلسلہ میں مجلس مقامی کے ساتھ خاص تعاون فرمایا۔ مکرم محمود احمد صاحب نائب معتمد نے تربیتی کلاس اور اس کی متعدد تقریبات کے بکثرت فوٹو اتار کر کلاس کا ایک دلکش تصویری خاکہ تیار کیا۔ یہ خاکہ کلاس کی نہایت خوشگوار یاد کو عرصہ دراز تک تازہ رکھنے کا باعث ہو گا۔

الغرض تربیتی کلاس دینی ذوق و شوق باہمی محبت و اخوت، اخلاص و تعاون حسن انتظام اور نظم و ضبط کا ایک خوشکن مظاہرہ تھی۔ اللہ تعالیٰ مجلس مقامی کی اس ابتدائی کوشش کو قبول فرمائے۔ اس میں برکت ڈالے اور اس کے نیک ثمرات ظاہر فرما کر مجلس کو ترقی کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

عزیز عبدالحمید خان خٹک ابن مکرم رستم خان صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف پاکستان پشاور کو پری کیڈٹ سکول حسن ابدال میں داخلہ ملا ہے عزیز امسال پشاور یونیورسٹی کے امتحان مڈل میں ۷۷۵ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اول آیا تھا اور اسی بناء پر اس کو سکول کی طرف سے داخلہ کی پیشکش کی گئی تھی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عزیز بشارت احمد ابن مکرم محمد عباس خان صاحب آف تربناب تحصیل چارسدہ نے بھی امسال امتحان مڈل میں ۷۷۵ نمبر حاصل کئے تھے اور یونیورسٹی کی طرف سے یہ دونوں طالبعلم اول قرار دئے گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو طلباء کو یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(محمد حسن خان درانی۔ ربوہ)

تیسرا امتحان ناصرات الاحمدیہ
پیشگوئی مصلح موعود
(قسط نمبر ۲)

چھوٹا گروپ (۱۰ سال سے کم عمر)

نام	ربوہ	نمبر حاصل کردہ
نفیسہ ناصر	پنجم	۳۴
امۃ الشافی شائستہ	″	۲۳
مجیدہ قدیر	″	۱۷
نصرت نور	ہفتم	۲۵
سیدہ امۃ الوہاب	″	۲۰
امۃ العزیز	″	۲۷
امۃ الحی	ششم	۳۱
امۃ القیوم	″	۱۷
سیدہ ناصرہ	″	۲۲
ذبیلہ حسن	″	۲۲
امۃ الجمیل	″	۱۶
صفیہ بشریٰ	″	۱۹
بشریٰ بیرہ	″	۱۸
عطیہ غلام رسول	″	۳۰
امۃ الکریم	ہفتم	۲۸
حفیظہ عابدہ	ششم	۱۷
امۃ السعید	ہفتم	۲۲
سعیدہ شاہدہ	پنجم	۲۸
امۃ النصیر مبارک احمد	ششم	۳۸ دوم
صادقہ ربانی	″	۲۵
امۃ الباسط	پنجم	۱۸
نسیمہ خانم خورشید احمد	″	۱۷
صفیہ اعجاز اختر	ہفتم	۱۹
نسیم اختر عبدالعزیز	پنجم	۲۳
[illegible] شہوار	ششم	۱۷
امۃ الحفیظ	چہارم	۱۹
امتیاز	پنجم	۱۷
ربعہ زاہدہ	ششم	۲۰
[illegible]یہ بیگم	چہارم	۲۴
امۃ المتین	پنجم	۱۸
ریحانہ بشریٰ رازی	ہفتم	۴۱
نسرین کوثر	پنجم	۲۲
ریاض اختر	″	۱۸
نسیم اختر	چہارم	۱۷
امۃ المتین مسرت	پنجم	۲۵
ریحانہ شاہین	چہارم	۲۱
عابدہ	پنجم	۱۷
امۃ الجمیل	چہارم	۳۶
صالحہ	چہارم	۲۱
امۃ الحلیم	پنجم	۲۵
[illegible]اہدہ تنویر	ہفتم	۲۱
[illegible]یدہ	چہارم	۲۲
نصرت تنویر	ہفتم	۳۴
امۃ الحفیظ منصورہ	″	۳۱
صادقہ	پنجم	۱۷
امۃ السلام	چہارم	۳۲
صفیہ بیگم	″	۲۲
متین خالدہ	پنجم	۱۸
ناصرہ نسرین	چہارم	۳۰
نسیم نزہت	ششم	۱۷
محمودہ بیگم	″	۱۷
حفیظ محمودہ	چہارم	۲۳
رضیہ بشریٰ	پنجم	۲۶
امۃ الرشید	ششم	۲۶
ثریا ضیاء اختر	چہارم	۲۹

سرگودھا

نام	جماعت	نمبر
منصورہ امۃ الرحمٰن	چہارم	۲۳

راولپنڈی

نام	جماعت	نمبر
راشدہ پروین	چہارم	۲۰
امۃ النصیر ریحانہ	ششم	۳۰
امۃ الحی قمر	چہارم	۲۸
امۃ الوحید بیگم	″	۱۷
شگفتہ شاہین ناصح	پنجم	۲۷
امۃ اللطیف	″	۳۰

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

نام	نمبر
منیر	۲۵
بسیمہ	۲۴
امۃ المصور	۲۶
شکیلہ	۳۰
امۃ المصور مرزا	۲۸

کراچی

نام	جماعت	نمبر
زاہدہ تبسم	پنجم	۳۶/۵۰
رشیدہ عبدالقادر	چہارم	۳۴
نصرت جہاں	پنجم	۳۰
فریدہ نزہت	چہارم	۲۳

ہمارا عزم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں (تمام غیر ممالک) داخل ہو جائیں۔"

(۲) "پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے...... جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کر لینا کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی غلط ہے۔"

اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد "من بنیٰ للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ یعنی جو شخص اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے" کی تعمیل میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر احمدی مرد، عورت اور بچے غرض سب کو چاہیئے کہ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے مساجد فنڈ میں فراخ دلی سے حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول تعطیلات میں بھی کھلا رہے گا

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ جو کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام قائم ہے۔ موسمی تعطیلات میں بھی کھلا رہے گا۔ جب بہن نے سلائی یا کڑھائی کا کام آرڈر پر کروانا ہو وہ کروا سکتی ہیں۔ اور اگر کسی لڑکی نے داخلہ لینا ہو تو وہ داخل بھی ہو سکتی ہے۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

پتے مطلوب ہیں

(۱) منشی غلام رسول خانصاحب پٹواری۔ اور مولوی میر ولی خانصاحب قوم اعظم اکل موصی نمبر ۲۵۲۷ سابقہ سکونت میر اوالی گلی۔ ڈاکخانہ بڑیوئی ضلع ہزارہ کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ اور مکمل ایڈریس کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ اگر موصی اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔

یہ صاحب بطور منشی احمدیہ اسٹیٹس سندھ میں کافی عرصہ کام کر چکے ہیں۔

(۲) شیخ محمد ابراہیم صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ سابقہ سکونت لاہور موصی نمبر ۸۶۰۳ کے موجودہ اور مکمل ایڈریس کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں یا اگر موصی موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

یہ صاحب ۱۹۵۷ء میں چنیوٹ میں رہائش رکھتے تھے۔

(۳) مولوی عطاء اللہ خانصاحب ولد حافظ رحیم بخش صاحب قوم وڑائچ موصی نمبر ۹۲۰۹ سابقہ سکونت محلہ دار الفتوح قادیان کے موجودہ ایڈریس کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود موصی موصوف اس کو پڑھیں تو اپنے موجودہ اور مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

یہ صاحب ۱۹۵۹ء میں گنڈیارد میں رہائش رکھتے تھے۔

(۴) چوہدری عبد الغفور صاحب ولد چوہدری حسن الدین صاحب سیالکوٹ موصی نمبر ۱۲۳۷۶ نے جون ۱۹۴۹ء میں نوشہرہ چھاؤنی سے وصیت کی ہوئی ہے۔ اب یہ عرصہ گیارہ سال سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت ربوہ کو فی الفور اطلاع بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسٹر اے جی رضا ٹیرف کمیشن کے چیئرمین

راولپنڈی ۱۴ جون۔ وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اے جی رضا سی ایس پی ٹیرف کمیشن کے چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں یہ تقرر حکومت پاکستان کے فیصلہ کے مطابق کیا گیا ہے کہ ٹیرف کمیشن کو اپنا کام جلد نپٹانے کے قابل بنانے کے لئے اسے زیادہ مضبوط بنایا جائے اب ٹیرف کمیشن مسٹر اے جی رضا (چیئرمین) اور ایم ایم جنید (رکن) پر مشتمل ہوگا۔

عزم انگلستان

محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے صاحبزادے منور احمد صاحب (رہنمی) اکسٹم اور ایکسائز کی ٹریننگ کے لئے انگلستان جا رہے ہیں وہ ۱۴ جون کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوں گے احباب کرام بخیریت سفر، تکمیل تعلیم اور پھر کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔ (لطف الرحمن محمود)

(بقیہ کالم ۱)

مسٹر منظور قادر نے کہا "مجھے خوشی ہے کہ مسٹر داونٹری نے واشنگٹن سے ہدایت پر (ایشیا کی قیادت سے متعلق بیان) کی وضاحت کر دی ہے اور انہوں نے کشمیر کا مسئلہ فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت کا بھی ذکر کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ بات اس انتقاد پر کہی کہ حکومت پاکستان کی امریکی سفیر کے بیان پر مطمئن ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں قاضی عبدالحمید صاحب تقریباً ۲ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آجانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عارف قاسم کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرے پوتے مسمی رحمت علی عمر ۱۴ سال اور سمیع اللہ رانجھا عمر ۱۲ سال پسران مولوی احمد علی صاحب صادق عربی ٹیچر ڈی بی ہائی سکول گنڈا سنگھ ڈلہ ۹/۶/۶۱ سے لاپتہ ہیں یہ دونوں بچے سر اور پاؤں سے برہنہ ہیں سفید قمیصیں اور ملیشیا کے پاجامے پہنے ہوئے ہیں ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں ملا براہ مہربانی جن صاحب کو ملیں میرے پاس پہنچا کر ممنون احسان فرمائیں آمد و رفت کا خرچ ادا کر دیا جائے گا۔

(حکیم عبید اللہ رانجھا محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

بتدیلی تاریخ امتحان پیغام صلح

مجالس انصار اللہ کے لئے دوسری سہ ماہی میں کتاب "پیغام صلح" کا امتحان ۲ جولائی کو منعقد ہونے کا اعلان اس سے قبل ہو چکا ہے۔

چونکہ امتحان کی تیاری کے لئے وقت کم ہے اس لئے اب امتحان بجائے ۲ جولائی کے ۱۶ جولائی بروز اتوار منعقد ہوگا۔ (ربوہ میں امتحان ۱۴ جولائی بروز جمعہ ہوگا)

یہ امتحان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغام صلح" پر مشتمل ہے یہ تین گھنٹہ کا ہوگا اور جوابات کے لئے کتاب کو دیکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔

جملہ مجالس زیادہ سے زیادہ اراکین کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور مرکز کو ان کی تعداد سے بھی مطلع کریں۔ (قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعوت ولیمہ

ربوہ — مورخہ ۱۲ جون ۶۱ء بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب مکرم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب شاد مالک خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بعض بزرگان سلسلہ کے علاوہ متعدد دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کی شادی رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم شیخ الہ بخش صاحب مرحوم آف بنوں کے ہمراہ مورخہ ۱۱ جون ۶۱ء کو عمل میں آئی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

غانا سے گنی تک

بقیہ صفحہ ۴

آزادی تبلیغ کو انہوں نے انسانی حق کے طور پر قائم کیا ہے اور جن جن ملکوں سے وہ چلے بھی گئے ہیں ان میں وہی اثر تا حال باقی ہے۔ مگر فرانسیسی علاقوں میں یہ چیز نہیں ہے ....

....

یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور حکومت بھی انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ لیکن مسلمانوں کی مذہبی اور تعلیمی حالت ابتر ہے آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کوناکری شہر میں صرف دو مساجد ہیں جن میں ایک محلہ کے مسلمان بھی نہیں سما سکتے۔ اور پاس سے گزرنے پر یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ مکان ہے یا مسجد۔ اس کے مقابل عیسائیوں کے چار شاندار اور اتنے وسیع گرجے ہیں کہ ایک ایک میں ساری گنی کے عیسائی آجائیں۔ میں نے دیکھا کہ یہاں کے مسلمان تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر Foot path پر ہی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں کیونکہ کوناکری کے فٹ پاتھ کافی چوڑے ہیں نماز اتنی جلدی پڑھتے ہیں کہ اسے اوٹھک بیٹھک ہی کہا جا سکتا ہے۔ اگرچہ مجھے ان لوگوں کو راستوں میں نماز پڑھتے دیکھ کر تکلیف ہوئی لیکن اس تصور نے میرہ اس کوفت کو زائل کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان ہے اور اسلام کی کتنی بڑی فضیلت ہے کہ جعلت لی الارض کلہ مسجداً فرما کر مسلمانوں کے لئے کتنی آسانی پیدا کر دی کہ اگر تمہارے پاس مسجد بنانے کی طاقت نہیں تو نہ سہی تمام زمین تمہارے لئے مسجد ہے۔ جہاں میسر آئے وہاں نماز پڑھ لو۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔ کہا جاتا ہے کہ فرانسیسی حکومت شہر میں مسجد بنانے میں رکاوٹ پیدا کرتی تھی اب موجودہ حکومت نئی مساجد کی تعمیر کے بارہ میں سوچ رہی ہے واللہ اعلم۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ممالک میں جو نئے نئے آزاد ہو رہے ہیں احمدیت اور حقیقی اسلام کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ ملک آزاد ہو رہے ہیں اور "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کی پیشگوئی کے ماتحت حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں بڑی سرعت سے آزاد ہو رہے ہیں۔ دجال اب اپنے ہاتھ پاؤں سکیڑ رہا ہے لیکن افسوس ہم مسیح محمدی کے شاگرد ابھی تک ان سب ملکوں میں پھیل کر اس حقیقت کو لوگوں پر واضح کرنے کے قابل نہ ہو سکے کہ مسیح آگیا۔ کیا جماعت کے لئے لمحہ فکریہ نہیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ نوجوان ہزاروں کی تعداد میں زندگیاں وقف کریں اور تمام ملکوں میں پھیل جائیں اور اس حقیقت کو آشکار کر دیں۔ ابھی تو لوگ ہم سے سنتے ہیں کہ مسیح آگیا تو وہ حیران ہوتے ہیں اور جب وہ یہ سنتے ہیں کہ وہ آکر چلا بھی گیا تو ان کی حیرانی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ بے شک ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ عقائد اور روحانی لحاظ سے غلبہ ہو گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے ہماری ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ ہمارے بوڑھے اور ہمارے جوان ہماری عورتیں اور ہمارے مرد سوچیں اور غور کریں کہ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو کہاں تک ادا کیا احمدی نوجوان ہزاروں کی تعداد میں آگے آئیں اور زندگیاں وقف کریں اور اس جذبہ سے کریں کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

بقیہ صفحہ اول

مسٹر منظور قادر نے کہا کہ پورے جنوب مشرقی ایشیا میں کوئی مسئلہ (عالمی امن کیلئے) کشمیر کے مسئلہ سے زیادہ خطرناک نہیں ہے نہ کوئی مسئلہ اس سے زیادہ فوری اور اطمینان بخش حل کا محتاج ہے وزیر خارجہ نے امریکی سفیر مسٹر داونٹری کے بیان پر مسرت کا اظہار کیا جس میں انہوں نے کشمیر کے متعلق اپنے ملک کے رویہ اور امریکہ کے نائب صدر مسٹر لینڈن جانسن کے اس متنازعہ فیہ بیانی کی وضاحت کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایشیا کی قیادت پنڈت نہرو کے حوالے کر دی جائے۔

(باقی دیکھیں کالم ۲ میں)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴